سوال

(92) قربانی وفطرہ کے روپیہ مخلوط کرکے ایک مسجد تیار کی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے سود خوار سے سودی روپیہ قرض لے کر اور اس میں قربانی وفطرہ کے روپیہ مخلوط کرکے ایک مسجد تیار کی، اور اس کے قریب ڈیڑھ سو ہاتھ کے فاصلہ پر دوسری مسجد موجود ہے، آیا یہ مسجد جدید حکم مسجد کا رکھتی ہے یا نہیں اور اس میں نماز جائز ہے یا نہیں اگر قرض ادا کردے تب بھی کیا نماز جائز ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سود خوار سے سودی قرض لینا اور اس سے مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مال حرام ہے اور مال حرام اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ صحیح مسلم میں ہے : عن[1]ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہطيبلا يقبل الاطيبا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں، *معنی حدیث آن است کہ چون وے تعالےٰ پاک است ورزق حلال را بسبب پاک بودن اوازچرک حرمت چون بجانب اقدس او نسبےٖ است قائل آن است کہ بوے تقرب بجانب عزت او توان کرد و حرام کہ ضد او ست قائل آن نبود انتہی۔*

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ ازمال حرام تصدق کردن چیزے نیست وثوابے ندارد۔ اور موطا امام مالک میں سعید بن بسیار سے مرفوعا مروی ہے، من[2]تصدق بصدقة من كسب طيب ولا يقبل اللہ الا طيبا كانما يضعها فى كف الرحمٰن محلی شرح موطا میں اس حدیث کے تحت میں مرقوم ہے فيه[3] نص على ان غير الحلال غير مقبول انتہی اور جو مسجد حرام وناپاک مال سے بائی جائے وہ حکم میں مسجد ضرار کے ہے، جیساکہ تفسیر کشاف ومدارک میں ہے کل[4]مسجد بنى مباهاة اورياء او سمعة اولغرض سوى ابتغاء وجه اللہ او بمال غير طيب فهو لاحق بمسجد الضرار انتہی۔

اور قربانی اور فطرہ کے روپیہ سے بھی مسجد بنانا شرعاً ممنوع ہے اس واسطے کہ چرم قربانی اور فطرہ حق مساکین ہے۔ عالمگیریہ میں ہے۔ ولا[5]يجوزان يبنى بالزكوٰة السجد وكذا القناطير والسقايات واصلاح الطرقات وكرى الانهار والحج والجهاد وكل مالا تمليك فيه انتہی۔ اور قربانی اور فطرہ کا روپیہ اگرچہ پاک وحلال ہے، مگر سود کے روپیہ کے ساتھ مخلوط ہونے کی وجہ سے اس کی طہارت باقی نہیں رہی، بلکہ حکم حرمت کا آگیا الاشباہ والنظائر میں ہے، اذا[6] اجتمع الحلاوالحرام غلب الحرام انتہی۔ پس عبارات بالا سے ظاہر ہے کہ مسجد جدید حکم مسجد کا نہیں رکھتی ہے بلکہ حکم مسجد ضرار کا رکھتی ہے، لہٰذا جو شخص اس میں نماز پڑھے گا، اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی اور اگر سود خوار کا روپیہ ادا کردے، جب بھی اس میں نماز جائز نہیں کیونکہ بنا مسجد کی مال حرام سے ہے اور چونکہ مسجد جدید کے قریب دوسری مسجد موجود ہے لہٰذا مسجد جدید باعث ضرر مسجد قدیم ہے۔ اس وجہ سے بھی مسجد جدید کا بنانا اور اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں، تفسیر کشاف میں ہے۔ لما[7]فتح اللہ الامصار على عمر رضى اللہ عنه امر المسلمين ان يبنوا المساجد وان لا يتخذوا فى المدينة مسجدين يضار احدهما الاخرا انتہی۔ واللہ اعلم

بالصواب۔ حررہ محمد حمید الرحمن میمن سنگ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی کو قبول کرتا ہے۔

[2] جو آدمی پاک کمائی سے کوئی صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ پاک چیز ہی کو قبول فرماتے ہیں، پس گویا اس نے وہ صدقہ خدا کے ہاتھ میں رکھا۔

[3] اس میں صراحت ہے کہ حرام غیر مقبول ہے۔

[4] ہر وہ مسجد جو فخر، ریا اور سمعہ یا خدا کی رضامندی کے بغیر کسی اور غرض سے یا ناپاک مال سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار کے حکم میں ہے۔

[5] جائز نہیں ہے کہ زکوۃ سے کوئی مسجد بنائیں یا سقائے تیار کئے جائیں یا سڑکوں کی مرمت اور نہروں کی پٹڑیاں درست کی جائیں یا حج اور جہاد کا سامان مہیا کیا جائے۔ اور ہر وہ چیز جن میں تملیک نہیں ہے۔

[6] جب حلال اور حرام اکٹھے ہو جائیںتو حرام غالب آجاتا ہے۔

[7] جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو فتوحات عنایت فرمائیں تو آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ مسجدیں بناویں اور ایک ہی شہر میں دو مسجدیں تعمیر نہ کریں کہ ایک سے دوسری کو نقصان پہنچے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01